ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 نومبر 1953

دی سٹیٹ آف ویسٹ بنگال

بنام

شیخ سراجدین باٹلی

یونین آف انڈیا: مداخلت کار

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مہرچند مہاجن، ایس آر داس، غلام حسن اور جگنندھاداس جسٹس صاحبان]

بھارتیہ آزادی (حقوق، جائیداد اور واجبات) کا حکم، 1947، آرٹیکل 8(2)، 9-15 اگست 1947 سے پہلے صوبہ بنگال کے ذریعہ قابل ادائیگی کرایہ- پٹہ کا مقصد مغربی بنگال کا خصوصی مقصد- مغربی بنگال کے واجبات- "مالی ذمہ داریاں"، کی تشریح- آرٹیکل 9 کا مقصد۔

پٹہ کے تحت کرایہ ادا کرنے کی ذمہ داری بھارتیہ آزادی (حقوق، جائیداد اور واجبات) آرڈر، 1947 کے آرٹیکل 9 میں مالیاتی ذمہ داریوں کے بیان محاورہ کے تحت نہیں آتی ہے۔

صوبہ بنگال نے 6 فروری 1947 کو کچھ احاطے پٹہ پر لیے اور 1,800 روپے ماہانہ کرایہ ادا کرنے پر اتفاق کیا اور جن مقاصد کے لیے پٹہ درج کی گئی وہ 15 اگست 1947 کے بعد خصوصی طور پر صوبہ مغربی بنگال کے مقاصد تھے: یہ **حکم ہوا** کہ کرایہ ادا کرنے کی ذمہ داری آرٹیکل 9 کے ذریعے زیر غور 16 مالیاتی ذمہ داری نہیں تھی اور حکومت مغربی بنگال مذکورہ بالا حکم کے آرٹیکل 8(2)(a) کے تحت 15 اگست 1947 تک جمع ہونے والے کرایہ کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار تھی۔

صوبہ مغربی بنگال بنام مدناپورز میندار ی کمپنی لمیٹڈ (54 سی ڈبلیو این 677)، سری ایشور مدن گوپال جیو بنام صوبہ مغربی بنگال (54 سی ڈبلیو این 807) اور ریاست پنجاب بنام ایل موہن لال بھائینا (اے آئی آر 1951 پنجاب 382) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 119، سال 1951۔

کلکتہ میں نظامِ عدلیہ کی عدالت عالیہ (ہیریز چیف جسٹس اور بینرجی جسٹس) کے 9 مارچ 1950 کے فیصلے اور ڈگری سے 14 دسمبر 1950 کے اپنے حکم کے ذریعے بھارت کی عدالت عظمیٰ کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل اصل ڈگری نمبر 162، سال 1949 سے اپیل میں جو 4 اگست 1949 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے، مذکورہ عدالت عالیہ (جسٹس سنہا) کے مقدمہ نمبر 1502، سال 1948 میں اپنے عام بنیادی دیوانی دائرہ اختیار میں۔

ایس ایم بوس، مغربی بنگال کے ایڈوکیٹ جنرل، اور این سی چٹرجی (پی سین، ان کے ساتھ) اپیل گزار کی طرف سے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے آر چودھری اور پی چودھری۔

یونین آف انڈیا کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری (جی این جوشی اور پورس اے مہتا، ان کے ساتھ)۔

24.1953 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس داس نے سنایا۔

یہ ریاست مغربی بنگال کی طرف سے 9 مارچ 1950 کو کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے جس میں اس عدالت کے عام بنیادی دیوانی دائرہ اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے 4 اگست 1949 کو جسٹس سنہا کے ذریعے سنائے گئے فیصلے اور ڈگری کی توثیق کی گئی ہے۔ اس اپیل میں غور کے لیے سوال یہ ہے کہ کیا بھارتیہ آزادی (حقوق، جائیداد اور واجبات) آرڈر، 1947 کے آرٹیکل 8 اور 9 کی مناسب تشریح پر، اپیل کنندہ کو 15 اگست 1947 سے پہلے کی مدت کے لیے کرایہ اور ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے، اس احاطے کے سلسلے میں جو غیر منقسم صوبہ بنگال نے پٹہ پر لیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

متعلقہ حقائق جلد ہی یہ ہیں۔ 22 فروری 1947 کو پٹہ کے معاہدے کے ذریعے مدعا علیہ نے غیر منقسم صوبہ بنگال کے گورنر کو کلکتہ قصبے میں 73 نمبر دھرم تولا اسٹریٹ کے احاطے کی پہلی، دوسری اور تیسری منزل کو یکم فروری 1947 سے شروع ہونے والے تین سال کی مدت کے لیے تفویض کر دیا، جس میں مذکورہ مدت کے دوران کرایہ دار کو صرف 1,800 روپے کا ماہانہ کرایہ دیا گیا جس میں تمام کٹوتیوں میں سے ہر مہینے کے 5 ویں دن مساوی ماہانہ ادائیگیوں کے ذریعے فوری طور پر پچھلے مہینے کے لیے 1,800 روپے کی رقم بھی شامل تھی۔ میونسپل ٹیکسوں میں قابض کے حصے کی ادائیگی کے لیے 150 فی سہ ماہی۔ پٹہ کے ذریعے کرایہ دار نے عہد کیا کہ وہ مذکورہ مدت کے دوران تباہ شدہ احاطے کو صرف کیمبل میڈیکل اسکول کے طلباء کے لیے ہاسٹل کے لیے استعمال کرے گا اور مذکورہ مدت کے دوران کسی بھی وقت تباہ شدہ احاطے یا اس کے کسی بھی حصے کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں کرے گا۔ کرایہ دار نے پٹہ کے اخراجات اور اتفاقی ادا کرنے پر اتفاق کیا۔ 15 اگست 1947 کو بھارت کی تقسیم ہوئی اور دوسری چیزوں کے علاوہ بنگال کے پرانے صوبے کی جگہ مغربی بنگال اور مشرقی بنگال کے نام سے دو نئے صوبے وجود میں آئے۔ صوبہ مغربی بنگال بھارتیہ سلطنت کا حصہ بنا اور اب یونین آف انڈیا میں ریاست مغربی بنگال ہے جبکہ صوبہ مشرقی بنگال پاکستان سلطنت کا حصہ بن گیا اور اب بھی ہے۔ بھارتیہ انڈیپینڈینس ایکٹ، 1947 نے دفعہ 9 کے ذریعے گورنر جنرل کو، دیگر چیزوں کے علاوہ، اس ایکٹ کے تحت تشکیل دیے جانے والے نئے صوبوں کے درمیان تقسیم کرنے کے لیے ایسی شق بنانے کا اختیار دیا جو اسے اس ایکٹ کے تحت تشکیل دیے جانے والے صوبوں کے اختیارات، حقوق، املاک، فرائض اور واجبات، جن کا اس ایکٹ کے تحت وجود ختم ہونا تھا۔ اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے گورنر جنرل نے مغربی بنگال اور مشرقی بنگال کی متعلقہ حکومتوں کے اختیارات، حقوق، جائیداد، فرائض اور واجبات سے نمٹنے کے لیے بھارتیہ آزادی (حقوق، جائیداد اور واجبات) آرڈر، 1947 کے نام سے ایک آرڈر جاری کیا، جسے اس کے بعد مذکورہ آرڈر کہا جاتا ہے۔ اس حکم کا آرٹیکل 8(2)، جو اس اپیل کے مقاصد کے لیے مادی ہے، درج ذیل شرائط میں تھا:-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"مقررہ دن سے پہلے صوبہ بنگال کی جانب سے کیے گئے کوئی بھی معاہدے، اس دن سے،-

(a) اگر معاہدہ ان مقاصد کے لیے ہے جو اس دن سے خصوصی طور پر صوبہ مغربی بنگال کے مقاصد ہیں، تو یہ سمجھا جائے کہ یہ صوبہ بنگال کے بجائے اس صوبے کی جانب سے کیا گیا ہے۔ اور

(b) کسی بھی دوسری صورت میں یہ سمجھا جائے کہ یہ صوبہ بنگال کے بجائے صوبہ مشرقی بنگال کی جانب سے بنایا گیا ہے۔

اور وہ تمام حقوق اور واجبات جو ایسے کسی معاہدے کے تحت جمع ہوئے ہیں یا جمع ہو سکتے ہیں، اس حد تک جس تک وہ صوبہ بنگال کے حقوق یا واجبات ہوتے، وہ صوبہ مغربی بنگال یا صوبہ مشرقی بنگال کے حقوق یا واجبات ہوں گے، جیسا بھی معاملہ ہو۔"

آرٹیکل 8 کی شق (6) میں کہا گیا ہے کہ اس آرٹیکل کی توضیعات اس حکم کے آرٹیکل 9 کی توضیعات کے تابع ہوں گی۔ آرٹیکل 9 کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل تھا:

"9. کونسل میں یا کسی صوبے کے گورنر جنرل کے ایسے قرضوں، ضمانت اور دیگر مالی ذمہ داریوں کے سلسلے میں تمام واجبات جو مقررہ دن سے فوراً پہلے بقایا ہیں، اس دن سے-

(a)..

(b) صوبہ بنگال کی واجبات کی صورت میں، مشرقی بنگال صوبے کی واجبات ہوں گی۔"

8 مئی 1948 کو مدعا علیہ نے کلکتہ عدالت عالیہ میں اپیل گزار کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں دعوی کیا گیا کہ فروری 1947 سے جنوری 1948 تک 21,600 روپے فی ماہ کرایہ کے بقایاجات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے طور پر 1,800 روپے، اسی مدت کے لیے میونسپل ٹیکس میں قابض کے حصے کے طور پر 600 روپے اور پٹہ کے اخراجات اور اتفاقی طور پر 3-9-523 روپے، مجموعی طور پر 3-9-22,723 روپے ہیں۔ اس مقدمے کے زیر التواء ہونے کے دوران اپیل کنندہ نے 15 اگست 1947 سے کرایہ اور ٹیکس کے بقایا ہونے کی وجہ سے 9,250 روپے ادا کیے، لیکن اس تاریخ سے پہلے کسی بھی مدت کے لیے کرایہ یا ٹیکس کے بقایا یا پٹہ کے اخراجات کی ذمہ داری سے انکار کر دیا۔

اس کیس کی سماعت جسٹس سنہا نے کی، جنہوں نے 10 اگست 1947 کے اپنے فیصلے میں، دیگر چیزوں کے علاوہ، یہ فیصلہ دیا کہ پٹہ ان مقاصد کے لیے دی گئی تھی جو 15 اگست 1947 سے خصوصی طور پر صوبہ مغربی بنگال کے مقاصد تھے اور یہ کہ مذکورہ حکم کے آرٹیکل 8(2)(a) کے تحت اپیل کنندہ مقررہ دن یعنی 15 اگست 1947 سے پہلے جمع ہونے والے کرایوں کے لیے واضح طور پر ذمہ دار تھا، اور 3-13473,9 روپے میں مقدمہ میں ڈگری جاری کی جس میں لاگت اور فیصلے پر سود 6 فیصد تھا۔ صوبہ مغربی بنگال نے اس فیصلے کے خلاف اپیل کو ترجیح دی لیکن مذکورہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ (ہیریز چیف جسٹس اور بنرجی جسٹس) نے ڈگری کی توثیق کی اور اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کر دیا۔ صوبہ مغربی بنگال کی جگہ لینے والی ریاست مغربی بنگال نے اپیل کی اجازت کے لیے درخواست دی لیکن اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد ریاست مغربی بنگال نے اس عدالت سے اپیل کے لیے درخواست دی اور خصوصی اجازت حاصل کی اور اپیل اب حتمی نمٹارے کے لیے ہمارے سامنے آئی ہے۔

مغربی بنگال کے فاضل ایڈوکیٹ جنرل نے اس اپیل کی حمایت میں منصفانہ اور واضح طور پر تسلیم کیا کہ کسی اور چیز کی عدم موجودگی میں یہ معاملہ مکمل طور پر آرٹیکل 8(2)(a) کے تحت آتا ہے لیکن اس نے دعوی کیا کہ آرٹیکل 8(6) کی وجہ سے اس آرٹیکل کا اثر آرٹیکل 9 کی توضیعات کے تابع ہونا تھا۔ ان حالات میں یہ سوال کہ آیا معاہدہ ان مقاصد کے لیے تھا جو مقررہ دن سے خصوصی طور پر صوبہ مغربی بنگال کے مقاصد تھے اور کیا آرٹیکل 8(2) نے واجبات کے درمیان کوئی فرق کیا تھا جو جمع ہوئے تھے یا جو جمع ہو سکتے ہیں، اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہمارے سامنے دلیل صرف آرٹیکل 9 کی تشریح تک محدود رہی ہے۔ فاضل ایڈوکیٹ جنرل کا دعوی ہے کہ پٹہ کے تحت کرایہ ادا کرنے کی ذمہ داری اس مضمون میں پائے جانے والے "دیگر مالی ذمہ داریوں" کے بیان محاورہ کے اندر آتی ہے۔ ان کے مطابق معاہدے کے تحت رقم ادا کرنے کی تمام ذمہ داریوں کو، چاہے وہ رقم ادا کرنے کے معاہدے کی وجہ سے ہو یا معاہدے کی خلاف ورزی کے نقصانات کے طور پر، مناسب طریقے سے "مالی ذمہ داریوں" کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔" اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی معاہدے کے تحت رقم ادا کرنے کی ذمہ داری یا اس کی خلاف ورزی ایک لحاظ سے "مالی ذمہ داری" ہے لیکن سوال یہ نہیں ہے کہ جسے عام طور پر "مالی ذمہ داری" کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے بلکہ اس تناظر میں "دیگر مالی ذمہ داریوں" کے بیان محاورہ کا کیا مطلب ہے جس میں اسے استعمال کیا گیا ہے۔ فاضل ایڈوکیٹ جنرل کی دلیل کو قبول کرنا عملی طور پر اس کے پورے مواد کے آرٹیکل 8 کو لوٹنا ہو گا سوائے حکم نامے یا معاہدے کی مخصوص کارکردگی یا اس طرح کے دعووں کے۔ اس طرح، ہمیں خدشہ ہے کہ اس مضمون کے بنانے والوں کا ارادہ ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ دشواری اس صورت میں پیدا نہیں ہوتی جب اس بیان محاورہ کو ایک نوعیت کا سمجھا جائے، کیونکہ اس طرح کی تشریح سے ریاست کی طرف سے اٹھائے گئے قرضوں اور ضمانتوں کے سلسلے میں ذمہ داری کی نوعیت کا اشارہ ہوتا ہے جیسا کہ ہیریز چیف جسٹس کے پاس صوبہ مغربی بنگال بنام مدنا پور زمینداری کمپنی لمیٹڈ ([1]) میں ہے، جس کے بعد سری ایشور مدھن گوپال جیو بنام صوبہ مغربی بنگال ([2]) میں جسٹس چندر اور ریاست پنجاب بنام ایل موہن لال بھائن ([3]) میں جسٹس کپور ہیں۔ "قرضوں، ضمانتوں اور دیگر مالی ذمہ داریوں" کا جملہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے حصہ VII میں دفعہ 178 میں آیا تھا، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دفعہ میں استعمال ہونے والے تاثرات ریاست کی تمام اور مختلف مالی ذمہ داریوں کا حوالہ نہیں دیتے تھے جو ہر تفصیل کے معاہدوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں جن قرضوں اور ضمانتوں کا حوالہ دیا گیا ہے، ایسا لگتا ہے، ریاستی قرضوں اور ریاستی ضمانتوں سے متعلق خصوصی قسم کے معاہدوں کا مطلب ہے۔ اس تناظر میں "مالی ذمہ داریوں" کا مطلب ریاستی مالیات سے متعلق انتظامات یا معاہدوں سے پیدا ہونے والی ذمہ داریاں ہوں گی جیسے کہ محصول کی تقسیم، یونین کی طرف سے کسی بھی ریاست کو مالی مدد دینے کی ذمہ داری یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

کسی ریاست کی شراکت کرنے کی ذمہ داری وغیرہ۔ تاہم، "مالی ذمہ داریوں" کے بیان محاورہ کی مکمل تعریف کی کوشش کرنا ضروری یا مطلوب نہیں ہے۔ "عدالت کو ہر معاملے میں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا کوئی خاص ذمہ داری جو بحث کا موضوع ہو سکتی ہے، آرٹیکل 9 کے معنی میں "مالی ذمہ داریوں" کے بیان محاورہ کے تحت آتی ہے یا نہیں۔ اس اظہار کے اندر جو بھی واجبات آسکتے ہیں یا نہیں آسکتے ہیں ہماری واضح رائے ہے، عدالت عالیہ کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے، کہ پٹہ کے تحت کرایہ ادا کرنے کی ذمہ داری یقینی طور پر اس اظہار کے اندر نہیں آتی ہے۔

اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ ہم عدالت عالیہ کے فیصلے کی توثیق کرتے ہیں اور اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: پی کے بوس۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: اے این متر۔

مداخلت کرنے والے کے لیے ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجادھیکشا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document